اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پاکستان





فیضانِ نظر

فقیہِ اسلام، شیخ الحدیث، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی

مدیرِ اعلیٰ صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر محمد فیاض احمد اویسی

مقامِ اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

جمادی الاول ۱۴۳۵ھ

مارچ 2014ء

نوٹ: اگراس رسالے میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴾رزق کا انتظام قدرت کی عظیم نشانی﴿

تحریر: ملک اللہ بخش کلیار۔(مدینہ منورہ)

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رازق ورزاق (روزی دینے والا) بھی ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام مخلوق کے رزق کا ذمہ دار ہے۔قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت رازقیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے رزق رسانی کے انتظامات کو اپنی قدرت کی عظیم نشانیوں میں شمار فرمایا ہے۔چند آیات مبارکہ درج ذیل ہیں ان آیات پاک میں غور وفکر کرنے سے رب تعالیٰ کی صفت رازقیت کا نہ صرف پتہ چلتا ہے بلکہ رب کے وسیع علم وحکمت اور اعلیٰ تدبیر کا اندازہ بھی لگتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ٥

ترجمہ: بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔(پارہ ۲۷،سورۃ الذریت،آیت ۵۸)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥

ترجمہ: اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں اور وہی سنتا جانتا ہے۔(پارہ ۲۱،سورۃ العنکبوت،آیت ۶۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی روزی کا انتظام خود فرمادیا۔اللہ کی کتنی مخلوق ہے جو اپنی روزی ذخیرہ نہیں کرتی؟ اور نہ اپنی روزی اپنی کمر پر لادے پھرتی ہے؟ پھر بھی رازقِ حقیقی ان کو ہر روز رزق پہنچاتا ہے کیونکہ اٹھا کر لے جانے کی ان میں ہمت نہیں ہوتی، اسی طرح وہ ذخیرہ بھی نہیں کرسکتے۔مطلب یہ ہے کہ رزق کسی خاص جگہ کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ اللہ کا رزق اپنی مخلوق کے لئے عام ہے وہ جو بھی ہو جہاں بھی ہو مہیا فرماتا ہے۔اکثر جانور ''نیا دن اور نئی روزی'' کے توکل پر عمل پیرا ہیں۔اسی لیے کہ سب کا روزی رساں وہی اللہ ہے جو چیونٹی کو زمین کے کونوں کھدروں میں پرندوں کو ہواؤں میں اور مچھلیوں اور دیگر آبی جانوروں کو سمندر کی گہرائیوں میں روزی پہنچاتا ہے۔پھر جو ذات پاک جانوروں کو روزی پہنچاتا ہے کیا اپنے وفادار عاشقوں کو نہ پہنچائے گا۔خوب سمجھ لو رزاقِ حقیقی وہ ہے جو سب کی باتیں سنتا اور دلوں کے اخلاص کو جانتا ہے۔ہر ایک کا ظاہر وباطن اس کے سامنے ہے۔کسی کی محنت وہاں رائیگاں نہیں ہوسکتی۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهٰنَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ (پارہ ۲۰،سورۃ النمل،آیت ۶۴)

ترجمہ: یا وہ جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

کیا! رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی ہے جو انسانوں، حیوانوں، پرندوں، حشرات اور جملہ تمام جانداروں کو روزی دیتا ہو؟ اور اگر رب کریم کسی کی روزی روک لے تو کون ہے جو روزی کا انتظام کر سکے؟ ہرگز کوئی نہیں صرف وہی رازق ہے جو زبردست طاقت والا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ" (پارہ ۲۹، سورۃ الملک، آیت ۲۱) **ترجمہ:** یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے۔ یعنی اللہ بارش نہ برسائے، یا زمین ہی کو پیداوار سے روک دے یا تیار شدہ فصلوں کو تباہ کر دے، جیسا کہ بعض بعض دفعہ وہ ایسا کرتا ہے، جس کی وجہ سے تمہاری خوراک کا سلسلہ موقوف ہو جائے، اگر اللہ تعالیٰ ایسا کر دے تو کیا کوئی اور ہے جو اللہ کی مشیت کے برعکس تمہیں روزی مہیا کر دے؟

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ○

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہو گا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔ (پارہ ۱۲، سورۃ ہود، آیت ۶)

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے رزق کا کفیل اور ذمے دار ہے۔ وہی زمین پر چلنے والی ہر مخلوق انسان ہو یا جن، چرند ہو یا پرند، چھوٹی ہو یا بڑی، بحری ہو یا بری ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق خوراک مہیا کرتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا وَمَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ○ (پارہ ۲۴، سورۃ المومن، آیت ۱۳)

ترجمہ: وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر جو رجوع لائے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و وحدانیت کی نشانیاں ہر چیز میں ظاہر ہیں انسان صرف اپنی روزی کے مسئلہ کو سمجھ لے جس کا سامان آسمان سے ہوتا رہتا ہے تو سب کچھ سمجھ میں آ جائے۔ لیکن جب ادھر رجوع ہی نہ ہو اور غور و فکر سے کام ہی نہ لے تو کیا خاک سمجھ حاصل ہو گی۔ جب رزق کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے تو پھر یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ کہ رب حقیقی کو چھوڑ کر غیروں کے در پر جھکا جائے۔ جو ذرہ برابر روزی نہ دیں سکیں۔

باقی نیندکی اقسام :

آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو "اللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَھَدَأَتِ الْعُیُونُ ، وَأَنْتَ حَیٌّ قَیُّومٌ لَا تَأْخُذُکَ سِنَۃٌ ، وَلَا نَوْمٌ ، یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ، أَھْدِیْ ءلَیْلِی "۔ میں نے جب اس دعا کو پڑھا تو نیند نہ آنے کی بیماری دور ہوگئی۔ (المعجم الکبیر،حدیث۴۸۱۷)

﴿نیند کی اقسام﴾

تحریر: ملک اللہ بخش کلیار۔مدینہ منورہ۔(کالم نگار: "ماہنامہ فیض عالم")

(۱) اللہ کے ذکر کی مجلس میں سو جانا یہ غافل کی نیند ہے۔

(۲) نماز کے اوقات میں سو جانا بدبختوں کی نیند ہے۔

(۳) نماز فجر کے وقت سو جانا ملعونوں کی نیند ہے۔جیسا کہ روایت میں ہے جو تین دن فجر کی نماز سے سو گیا وہ منافقین میں شمار ہوگا۔

(۴) سورج طلوع اور غروب ہونے کے وقت سو جانا محرومین کی نیند ہے۔کیونکہ رزق کی تقسیم کے یہی اوقات ہیں۔

(۵) وہ نیند آرام دہ ہے جس سے جسم کو راحت اور سکون ملے اور جس کے دوران کوئی خواب دیکھے گا تو انشا اللہ پورا ہوگا۔

(۶) سب سے زیادہ مرغوب نیند عشاء کے بعد کی ہے۔

(۷) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات عبادت کی ہے اس میں سو جانا باعث حسرت ہے۔

"حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ!انسان کی دو حالتیں بدلی جاتی ہیں،سویا تو بیجان پتھر کی طرح اور روزی کی تلاش میں لگا تو ایسا ہوشیار کوئی نہیں۔اصل تو رات ہے سونے کو اور دن تلاش کو،پھر دونوں وقت دونوں کام ہوتے ہیں" اسی طرح نیند کا باعث سکون و راحت ہونا چاہیے وہ رات کو ہو یا بوقت قیلولہ اور دن کو تجارت و کاروبار کے ذریعہ سے اللہ کا فضل تلاش کرنا"۔

حضرت زید بن ثابت سے مروی ہے کہ!راتوں کو میری نیند اچاٹ ہو جایا کرتی تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اس امر کی شکایت کی۔

﴿الحمد میں پھر آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں﴾

مدینے کا بھکاری: محمد فیاض احمد اُویسی کا مدینہ طیبہ کے سفر کا احوال۔

غلام کا سلام آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں ۔میرے حضور قبلہ وکعبہ والد گرامی حضرت فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ سے میری آخری ملاقات ۱۳ارمضان المبارک ۱۴۳۱ھ منگل کی شب جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں انکے کمرہ خاص میں اس وقت ہوئی جب فقیر مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہورہا تھا قدمبوسی کی آپ نے آخری کلام مجھ سے فرمایا میری طبیعت درست ہوتی ہے تو حاضر ہو جاتا ہوں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر فرمایا کہ مدینہ منورہ پہنچ کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں میرا نیاز مندانہ سلام عرض کرنا اس کلام کے بعد فقیر عازم سفر ہوا۔ان کے وصال کے بعد ان کا سلام عرض کرنے کے لیے فقیر کے لیے سال بار ہا مرتبہ حاضریاں لکھی گئی ہیں حج (۱۴۳۴ھ) کی سعادت حاصل کر کے محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کے پہلے ہفتے میں ابھی واپس آیا ہی تھا کہ

پھر کرم ہو گا میں مدینے چلا

سچ مچ حقیقت حال یہ ہے کہ اس میں نہ تو فقیر کا کوئی عمل نہ ہی ظاہری اسباب ہیں کہ دیارِ حبیب کریم رؤف و رحیم ﷺ آنا جانا مقدر میں لکھ دیا گیا ہے یہ میرے حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے وہ الفاظ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں میرا اسلام عرض کرنا غلام کا سلام آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنے کی سعادت مجھ عاجز وگنہگار بے عمل کے حصہ میں آئی۔ فالحمدللہ علی ذالک سفر کی تفصیل یوں ہے کہ ۱۲ فروری کو شب خمیس کو بہاولپور سے کراچی پہنچا عزیز محمد ذیشان اُویسی کی طرف سے احباب ائیر پورٹ پر استقبال کے لیے موجود ہیں۔محمد فیصل ثاقبی اپنے بچوں سمیت آیا ہوا ہے۔

۱۳ فروری جمعرات کو محمد نعمان رضا قادری اُویسی کے ساتھ محترم جلیل احمد قادری کے ہاں پہنچے یادگارِ اسلاف حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق صاحب قادری مدظلہٗ کی زیارت کے لئے ان کے گھر حاضر ہوئے وہ ہسپتال جارہے ہیں ان سے ڈھیروں دعائیں لیکر حضرت مولانا امیر دعوت اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری ضیائی دامت فیوضاتھم کے داماد محترم ومکرم حضرت حاجی محمد حسان رضا قادری عطاری کے گھر آئے انہوں نے سرکارِ شہنشاہِ بغداد سید الاولیاء حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز شریف کا بہت پر تکلف اہتمام کیا ان کے گھر بہت ہی خوبصورت محفل سجی رہی مدینہ شریف کی باتیں اور آبِ زمزم اور مدنی کھجوروں نے ماحول شاندار بنا دیا۔

۱۴ فروری کو جامع مسجد عمر فاروق اورنگی ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے وعظ میں فقیر نے شانِ اولیاء پر گفتگو کی۔ بعد جمعہ محمد ذیشان اُویسی کا نکاح ہوا جبکہ بعد نماز عشا محمد عمران اُویسی کا نکاح پڑھانے فیصل ٹاؤن جانا ہوا۔

ہفتہ کو مکتبہ غوثیہ کراچی کے محمد قاسم ہزاروی سے ''تفسیر فیوض الرحمٰن'' کی طبع جدید کے حوالے سے مشاورت ہوئی فقیر نے

انہیں کہا کہ آپ نے حضرت صاحب قبلہ سے جو بات کی تھی کہ جدید کمپوزنگ کتابت کے ساتھ ساری تفسیر کو شائع کروں گا وہ وعدہ آپ نے پورا نہیں کیا اب ہم اختیار رکھتے ہیں کہ تفسیر کو خود شائع کریں تو انہوں نے کہا کہ بس جو ہوا سو ہوا اَب رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ میں پہلی جلد جدید کمپوزنگ اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد کے ساتھ مارکیٹ میں آجائے گی۔ بعد نماز عشاء عزیز آباد میں محمد اظہر اُویسی کے گھر محفل گیارویں شریف میں شرکت کی۔

۱۵ فروری اتوار صبح دس بجے کے بعد محمد سمیر اُویسی کے گھر موسیٰ لین میں بزمِ فیضان اُویسیہ کے احباب سے میٹنگ ہوئی آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے امور طے ہوئے اس موقعہ پر مختلف احباب نے اپنی آراء دیں اور بہت سارے احباب سلسلہ عالیہ اُویسیہ قادریہ میں شامل ہوئے۔ شام کو محترم محمد فخر الدین کے گھر کورنگی کراسنگ آئے شب سوموار خیر سے گزری۔

سوموار صبح ۹ بجے محترم جلیل احمد قادری عطاری گاڑی لائے اور ہم ائیر پورٹ کے قریب شمسی سوسائٹی محمد فیصل ثاقبی کے گھر آئے انہوں نے بہت پرتکلف لنگر تیار کرایا مختلف احباب جو ملنے آئے انہیں بھی لنگر میں شامل کیا۔ دعاؤں اور درود وسلام کے ساتھ ہم جناح انٹرنیشنل ائیر پورٹ روانہ ہوئے فقیر نے احباب کو الودع کہا اور اندر داخل ہوگیا نمازِ ظہر کے بعد کاؤنٹر پر آکے بورڈنگ کرایا اور انتظار گاہ پہنچ کر احرام باندھا نوافل اور اوراد و وظائف مکمل کئے نماز عصر ادا کی اتنے میں اعلان ہوا پی آئی کی فلائٹ سے جدہ جانے والے مسافر گیٹ نمبر ۲۷ سے جہاز میں تشریف لے جائیں۔ تمام مسافروں اپنی نشستوں پر بیٹھے جہاز تقریباً آدھا گھنٹہ لیٹ ۶ بجے شام کراچی سے روانہ ہوا ہم نے دعائے سفر پڑھی جہاز حجاز مقدس جانے والے تقریباً ۴۵۰ (ساڑے چارسو) کے قریب مسافروں کو لیکرز مین سے ہزاروں میل اوپر محو پرواز تھا فقیر نے دلائل الخیرات شریف اور درودِ مستغاث شریف کا ورد جاری رکھا۔ عرب شریف کے وقت کے مطابق رات ۸:۳۰ بجے جہاز جدہ ائرپورٹ پر اترا امیگریشن اور حصول سامان سے فارغ ہوئے تو عمرہ ایجنٹوں نے قید کرلیا رات گئے مکہ مکرمہ کی نور بھری دھرتی پر پہنچے ہوٹل میں پہنچ کر سامان رکھا عمرہ کے ارکان کی ادائیگی کرتے صبح ۴ بج گئے نماز فجر کے بعد آرام کیا۔

۱۸ فروری منگل کا دن مکہ مکرمہ میں گذرا۔ ۱۹ فروری بدھ صبح ۷ بجے شارع ابراہیم خلیل فلسطین ہوٹل کے سامنے کمپنی کی بسیں آئیں ہم سوار ہوکر سوئے طیبہ روانہ ہوئے۔ راستہ بھر مختلف خیالات وتصورات کے ساتھ کبھی درود وسلام تو کبھی مسودہ جات کی تصحیح کرتے محبوب نگر مدینہ پاک کی پرکیف فضاؤں میں جا کر سانس لیا تو دکھی جان کو قرار آیا دل سکون کی

آغوش میں پہنچا طیبہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بھینی بھینی خوشبو میں ایسا لگا کہ منوں وزن سر پہ سے کسی نے اتار لیا ہو کتنی خوشی ہوئی ؟ کیسا لگا ؟ کیا محسوس ہوا ؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب زائرین بطحاء ہی سمجھ سکتے ہیں دنیا کی کسی لغت میں ان خوشی بھرے لمحات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے ۔بس ہماری رہائش گاہ پہنچی تو محترم علامہ غلام شبیر المدنی محترم مامون عباسی بھائی، غلام یٰسین صاحبان نے لطیف مسکراہٹوں کے ساتھ فقیر سے معانقہ کیا خوب خوشیوں کا تبادلہ ہوا۔ تھوڑی دیر بعد پیارے بھائی محترم الحاج ملک اللہ بخش کلیار بھی گاڑی پر اپنے گھر جارہے تھے فقیر کو دیکھا یوٹرن سے واپس آکر فقیر کو اپنے ساتھ بیٹھایا اور قصر بر کاتی پہ آنے کی دعوت دی فقیر شام کو ان کے گھر چلا گیا تو خوب دینی اسلامی معلومات بالخصوص دل کے حوالے سے قرآن وحدیث میں بیانات پر کافی تبادلہ خیال ہوا کیونکہ آج کل وہ دل پر اسلامی معلومات پر مبنی ضخیم کتاب ترتیب دے رہے ہیں فقیر نے انہیں اپنے والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''دل کی چالیس بیماریاں اوران کا علاج'' دی تو بڑے خوش ہوئے۔

ایک نہ بھولنے والا منظر سامنے آیا ؟: آج ۲۴ ربیع الآخر (24 فروری 2014) شب پیر شریف تقریباً ۲ بجے قسمت نے یاوری کی باب البقیع شریف سے مواجہہ شریف حاضری کیا ہوئی ایک نہ بھولنے والا منظر سامنے آیا کہ ایک خداترس بااخلاص صالح طبیعت شرطہ (پولیس مین) زائرین کو جالیوں کے سامنے باادب کھڑے رہنے کی تاکید کررہا ہے جو زائرین آگے بڑھتا اسے بڑے ادب سے خود پیچھے لا کھڑا کر کے عربی میں کہتا کہ یہاں کھڑے ہوکر محبوب کریم روف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ بے کس وپناہ میں داستانِ غم سناتے رہو مجال ہے کسی کو کہا ہو کہ (ایلہ یلہ رح یا حاج) ویسے رش بھی کم تھا فقیر بھی بھکاریوں میں دامن پھیلائے ستون کے ساتھ دیر تک التجا بن کر کھڑا رہا میرے اردگرد کئی عشاق آنکھیں پرنم دلِ پرغم لئے سر نیاز جھکائے کھڑے تھے ایک مطوعہ دور کھڑے ہاتھوں کے اشارہ سے آگے جانے کو کہہ رہا تھا مگر قریب آکر کسی کو جلدی جلدی کرو کی گردان نہیں سنائی وہ سعادت مند شرطہ ہمارے قریب آکر ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ کر چلا جاتا یہ منظر تو فقیر کو یاد ہے مگر یہ یاد نہیں زبان سے کیا التجائیں ہورہی ہیں جی بھر کر مواجہہ شریف کو تکتے رہے مگر پھر بھی پیاس نہ بجھی حیرت ہوئی کہ آج مجھے سے کمینے وناکارہ اور روسیاہ بے عمل کو اتنی دیر حاضری کا شرف کیسے رہا؟ کہ مطوعے کی نظر بد بھی نہ پڑی؟ ہاں ہاں تو پھر یاد آیا باب السلام سے اندر آئیں تو ریاض الجنۃ کے دروازوں میں ایک پر یہ حدیث لکھی موجود ہے کہ ''شَفَاعَتِیْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِیْ'' یعنی میری شفاعت میری امت کے بڑے گناہگاروں کے لیے ہے۔چونکہ فقیر ان کبائر امتی میں سے ہے شفاعت کا منظر نہ صرف قیامت میں ہوگا

بلکہ اب بھی ان کا کرم مجھ سے نکموں پر ہوتا ہے واپس اپنے کمرہ میں آ کر جب یہ منظر نامہ تحریر کر رہا تھا تو یہ شعر وردِ زبان ہوا کہ

چُھو ٹے نہ گناہ مجھ سے چُھوڑا نہ کرم اس نے

بند ہ ہوتو ا یسا ہو آ قا ہوتو ا یسا ہو

خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ سارا سفر بے کار ہوجائے: اس رحم دل شرطے کی رحمی دلی کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے بہت سے نادانوں نے بڑی بے باکی سے مواجہہ شریف کے سامنے فوٹو بازی شروع کردی فقیر کو ان کی نازیبا حرکت پر بہت افسوس ہوا حرمین شریفین میں فوٹو بازی کی وبا بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے کعبہ معظّمہ ہو یا مدینہ منورہ فوٹو بازوں کی توجہ جتنی عبادت کی طرف نہیں ہوتی جتنی کیمرے کی آنکھ کی طرف فقیر نے دیکھا کہ فوٹو بنوانے والے فرضی طور پر دعا کے ہاتھ اُٹھا کر پوچھ رہے ہوتے ہیں اب میرا انداز ٹھیک ہے کیمرے والا کہتا ہے کہ ذرا ہاتھ نیچے کرو چہرا صاف دیکھائی نہیں دیتا دعا جو خالص اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اس میں اس طرح کا مذاق یقیناً محرومی قسمت ہے اور گنبد خضریٰ شریف کے سامنے فوٹو بنوانے والے کتنی بڑی بے ادبی کا ارتکاب کرتے ہیں کہ اپنی پیٹھ روضہ اقدس کی طرف کرتے ہوئے نہیں شرماتے آج یہ بے باکانہ منظر دیکھ کر بہت دل دُکھا کہ مواجہہ شریف جالیوں کے سامنے پیٹھ کر کے مزے سے فوٹو بنوانے والے ہدایات دے رہے ہیں کہ ٹھیک کھڑا ہوں میرا چہرہ دیکھائی دے رہا ہے۔ اللہ اکبر اس دربارِ گوہر بار جس میں حاضری کے آداب احکم الحاکمین اپنی کلام میں فرمائے یہ دونوں آیات جالیوں کے سامنے لکھی ہوئی ہر زائرین کو تنبیہ کے ساتھ دعوتِ ادب رہی ہیں۔

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمٰلُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ٥ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (بے کار) نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

جو خوش نصیب ادب کا مظاہرہ کرتے ہیں انہیں بہت بڑے انعام کی نوید فرمائی گئی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوٰتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ

عَظِيْمٌ۝ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۳)

ترجمہ: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

حاصل کلام یہ کہ

جالیوں کے سامنے آہستہ بول ہو نہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل

یہاں تو معاملہ ہی اُلٹا ہے کہ جس محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں ان کا فرمان ہے کہ فوٹو بنانے اور بنوانے والے پر لعنت ہے اور زائر ذرا سوچ اور عقل سے کام لے کہ تو کیا کر رہا ہے ایک بے ادبی کا مرتکب ہو رہا ہے دوسرا لجپال کریم ﷺ کی حکم سے روگردانی کر رہا ہے۔ ایک بار تو باب البقیع سے بابا جی ویل چیئر سے اندر داخل ہوئے فوٹو بازوں کو بہت سخت وعید سنائی مگر یہ سلسلہ طول پکڑا جا رہا ہے۔ نجدی مطوعے یوں تو روضہ اقدس کی طرف رُخ کر کے بیٹھنے والے کے پیچھے پڑ جاتے ہیں مواجہہ شریف کی طرف چہرا کر کے دعا کرنے والے کو دیکھ انہیں گولی لگ جاتی ہے یہاں فوٹو بازوں نے اودھم مچا رکھی ہے اور مطوعے تماشائی بن کر کھڑے ہیں یہاں انہیں شریعت نظر نہیں آتی۔

ہمارے علماء و مشائخ کرام پر دوہری ذمہ داری ہے کہ حرمین شریفین جانے والوں کو تربیت کریں اس نازیبا حرکت پر ان کو نہ صرف تنبیہ کریں بلکہ فوٹو بازی کی مذامت والی احادیث مبارکہ سے انہیں آگاہ کریں۔

﴿ آدابِ سفر مدینہ منورہ از حضور فیضِ ملت ﴾

آداب مدینہ پاک: آج کل یہاں (مکہ مکرمہ مدینہ منورہ میں) بے ادبی قانونی طور پر کرائی جاتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ

ادب گاهسیت زیر آسماں از عرش نازك تر

نفس گم کرده می آید جنید و بایزید اینجا

یعنی زیرِ آسمان عرش سے زیادہ نازک جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں پر حضرت جنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی جیسی ہستیاں بھی دم رو کے رہتی تھیں۔

قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آواز بھی اونچی نہ کرو ورنہ اس بات پر ہی تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

آپ اس مقدس ومحترم ہستی کی طرف جارہے ہیں ادب واحترام ملحوظ خاطر رہے۔ بقول شاعر

باخدا دیوانہ باش و با محمد ھوشیار

انتباہ: سرورکائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اس لئے باطنی وروحانی طور پر صاف ہونے کی کوشش کریں، یہاں پر آپ ہی حاضری دینے نہیں جارہے یہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور جو فرشتہ سلام کے لئے ایک مرتبہ حاضری دیتا ہے اسے قیامت تک دوبارہ آنے کی سعادت نہیں ملے گی۔ یہ ہم امتیوں کی خوش بختی ہے کہ ہمیں بارہا حاضری کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

ھدایات: درود وسلام کاورد جاری رکھئے اس میں بھی آپ اکیلے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور ہم کو حکم خداوندی ہے کہ ہم بطریق احسن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں اس لئے کہ اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس مرتبہ سلامتی نازل فرمائے گا۔ ہمارے ۱۰ گناہ معاف فرمائے گا۔ اور ہمارے دس درجات بلند کرے گا۔

آپ سے درخواست ہے کہ

مسجد نبوی میں آداب واحترام اور آرام سے داخل ہوں بھاگتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نہ جائیں۔ ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے ریاض الجنۃ میں داخل نہ ہوں۔

عجز وانکساری، امتنان (احسان) وتشکر کے جذبات سے بھرپور آہستہ آہستہ نگاہیں نیچے کئے ہوئے اپنی کوتاہیوں اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنے پر نادم اور شرمندہ ہوتے ہوئے مسجد نبوی میں داخل ہوں تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں اور اپنی شفاعت کا حقدار بنالیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا فرمان شفاعت: مسجد نبوی شریف کے اندر پیتل کے دروازے کے اوپر لکھا ہوا ہے:

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جس کو اس بات پر ایمان نہیں ہے وہ اس روز شفاعت حاصل کرنے والوں میں سے نہ ہوگا۔

ایک اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی درج ہے:

میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہگاروں کے لئے ہوگی۔

اس لئے آپ کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے ادب واحتیاط سے درود شریف آہستہ سے ادا کریں۔

مسجد شریف میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں، نوافل ادا کریں ریاض الجنۃ تو ایک ٹکڑا ہے جنت کے باغوں میں سے ایک عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا ہے

بہشت بریں سے بڑھ کر ہے نبی کا مدینہ

اس لئے اپنے قیام مدینہ منور کے دوران ہرجگہ ادب واحترام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ مدنی حضرات سے پیار ومحبت سے پیش آئیں۔ ان کی سختی کو باعث رحمت سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزاریں۔ اب تو مسجد نبوی میں ہی اتنی سہولتیں ہیں کہ لوگ مکانوں کی بجائے مسجد نبوی میں ہی زیادہ وقت گزارتے ہیں لیکن نہ صرف نینداور آرام طلبی کے لئے بلکہ عبادت بالخصوص درود شریف کی کثرت کے لئے لیکن یہاں بے ادبی پر مجبور کیا جاتا ہے ان سے نہ الجھیں اور اپنے ذوق اور شوق وادب کو بڑھائیں۔ یہاں بخار نزلہ و دیگر بیماریوں اور تکلیفوں سے نہ گھبرائیں بلکہ انہیں راحت جان وایمان سمجھیں۔ یہاں کی ہر شے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں یہاں تک کہ اگر کھانا یا کوئی شے طبیعت کو ناگوار ہے تو زبان سے نہ کہیں کہ یہ خراب ہے یا مجھے پسند نہیں مارے جاؤگے۔ بلکہ فقیر کا تو تجربہ ہے کہ بعض بیماریوں کو جن چیزوں سے پرہیز کا حکم ہے وہ اس نیت سے استعمال میں لائیں کہ مدینہ پاک کی ہر شے شفاء ہے تو وہی چیزیں شفا بن جائیں گی جب مدینہ کی خاک شفاء ہے تو غذا کیوں شفا نہ ہوگی لیکن عقیدت کی مضبوطی شرط ہے اگر عقیدت ڈانواں ڈول ہے تو پھر خدا حافظ ہاں اگر کسی شے سے بظاہر ضرر پہنچے بھی تو اس سے اپنی خامی سمجھیں۔ مدینہ پاک کی اس شے کی طرف منسوب نہ کریں۔

(سفر مدینہ منورہ فروری/مارچ ۱۹۹۳ء/رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ)

☆ ۲۲ ربیع الآخر ہفتہ مسجد نبوی شریف کے باب مکہ کے باہر سمت قبلہ بہت پیچھے حمام نمبر ا کے ساتھ پانی والے تلاب (ٹھنڈے پانی کی ٹینکیاں) کے ساتھ مغرب اور عشاء کے بعد حافظ غلام سرور صاحب (بہاولپوری) لنگر کا اہتمام کرتے ہیں اور ہمارے نئے دوست محترم منیر احمد لاہوری بہترین چائے بنا کر آتے ہیں درِ لجپال کریم ﷺ پر بھکاریوں کی خوب محفل جمی رہتی ہے حافظ غلام سرور صاحب میرے حضور قبلہ والد گرامی (حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان) نور اللہ مرقدہٗ کے پیارے تلمیذ اور مدینہ منورہ ان کے میزبان رہے ہر نشست میں ان کی کوئی نہ کوئی یاد سنا کر انکی روح کو خوش کرنے کا ذریعہ بنائے رکھتے ہیں۔ سننے والے بھی ان کی قسمت پہ رشک کرتے ہیں کہ مدینہ کا بھکاری جہاں بھی رہے مدینے میں ہے۔

☆ ۲۶ ربیع الآخر شب بدھ حضرت سائیں قبلہ پیر سید عاشق علی شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے حضرت سید مردان علی شاہ نے فقیر پر شفقت فرمائی مدینہ منورہ کی مختلف وادیوں کے زیارت کراتے ہوئے وادی جرف میں لے گئے تو یاد آیا کہ حضور والدگرامی علیہ الرحمۃ کے ہمراہ جب حضرت سیدالشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو مدینہ منورہ کے مغرب میں شاہ فہد کا وسیع وعریض محل ہے جس کی روشنیاں دور دور تک نظر آتی ہیں یہ وادی جرف کے اس پہاڑ پر بنا ہوا ہے جہاں دجال کا نزول ہوگا۔ اس کے عقب تک ہم گھومتے رہے حضرت شاہ صاحب کے ایک مرید کا اس وادی میں گھر ہے اس نے گیارویں شریف کا لنگر پکا رکھا ہے فقیر نے وہاں سرکارِ شہنشاہ بغداد کے حوالے سے کچھ عرض کیا اور پھر اس وادی کے بارے بھی بتایا۔

☆ ۲۵ ربیع الآخر منگل ظہر کے بعد سندھ کے الحاج صوفی علی نواز درگاہ ہاشمیہ کریم آباد مسجد نبوی شریف میں ترکیوں کے حرم کے ساتھ اگلی چھتریوں کے پیچھے گنبدِ خضریٰ شریف کے سامنے بیٹھے ملے درود تاج شریف کے بہترین وعجیب فضائل بیان فرمائے اپنے ذاتی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ دو سال مدینہ منورہ میں قیام کی سعادت رہی اقامہ وغیرہ نہ تھا کئی بار شرطے (تفتیش والے) پکڑ کر لے جاتے میں گاڑی میں بیٹھ کر درود تاج شریف کا ورد شروع کر دیتا بفضل اللہ تعالیٰ وہ خود چھوڑ دیتے فقیر نے انہیں بتایا کہ میرے حضور قبلہ والدگرامی نور اللہ مرقدہٗ نے درود تاج شریف کی شرح تحریر فرمائی ہے۔ تعارف حاضر ہے:

﴿ضوء السراج شرح اردو درود تاج﴾

درود تاج شریف کا ورد دنیا بھر کے اہلِ ایمان نہایت ہی عقیدت ومحبت سے کرتے ہیں اس کے مصنف سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے موسس اعلیٰ حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ذیقعدہ ۶۵۶ھ) ہیں۔ اس درود شریف کی اجازت خود سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی۔ تعصّب کا بیڑا غرق ہو اہلِ اسلام کے جہاں دیگر عقائد ومعمولات اہلِ نجد کے شرک وبدعت کی زد میں آئے وہاں درود تاج شریف پر بھی ابن عبدالوہاب کی ذریت نے خوب اعتراضات کئے خاص طور پر جعفر پھلواری نے درود تاج شریف کے الفاظ کو تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ زیرِ نظر کتاب میں حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ نے درود تاج شریف کی سند اور اس کی روحانی وجسمانی فوائد وخواص کے ساتھ ہر لفظ کی صرفی ونحوی اور لغوی تحقیق فرمائی اور پھلواری کی جہالت کا خوب پردہ چاک کیا۔ درود تاج شریف کو بدعت وشرک کہنے والے کے مدلل ومحقق جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ اس پر تاریخ تصنیف ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۱۷ھ (۲۱ مارچ ۱۹۹۷ء بروز جمعہ) درج

ہے۔ بہاولپور میں آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ مئی ۱۹۹۷ء میں پہلی بار اس کتاب کو مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا۔ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ/فروری ۲۰۰۶ء میں دوسری بار اس کی اشاعت حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ کراچی نے بہترین کتابت، عکسی طباعت، اعلیٰ فسٹ کاغذ دو جلدوں کرائی۔ تیسری بار نومبر ۲۰۱۰ء میں ۴۱۶ صفحات پر خوبصورت دیدہ زیب جلد مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد نے شائع کی۔ مکتبہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور سے طلب کریں۔

مدینہ منورہ میں صوفی نورالدین کے گھر یادگار محفل میلاد شریف:

آج ۲۹ فروری شب اتوار کو حضرت صوفی علی نواز قادری درگاہِ فیض ہاشمی کریم آباد سندھ کے خلیفہ مدینہ منورہ کے مقیم صوفی نورالدین کے گھر محفل میلاد شریف ہوئی۔ آغازِ محفل سے قبل مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے میرے قبلہ والدگرامی حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کی خوبصورت یادیں سنائیں انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ان سے مورو سندھ میں دورہ تفسیر القرآن پڑھنے کا شرف حاصل کیا وہاں حضرت صاحبزادہ آغا عبدالوحید جان سرہندی مجددی مدظلہ کی دعوت پر حضرت تشریف لائے۔ ایک نشست میں حضرت نے ’’بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ‘‘ پر ایسی محققانہ تقریر فرمائی حاضرین نے علمی ذوق محسوس کیا لفظ ’’بَدِيْعُ‘‘ پر آپ نے لغوی، اصطلاحی اور شرعی بحث فرمائی کہ بدعت کی حقیقت پر ہمیں خوب علمی مواد ملا وہ دورہ تفسیر آغا عبدالوحید جان صاحب نے آڈیو کیسٹوں پر ریکارڈ کیا تھا جو ان کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

☆ سائیں محمد اعجاز صاحب (حیدرآباد) نے کہا کہ میں نے سائیں اُویسی صاحب کی زیارت مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں حضور غوث بہاؤالحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف پر کی تھی وہ باعمل عالم دین تھے فوٹو بازی کے سخت خلاف تھے اپنے بیان میں انہوں نے کیمرے بند کرادیئے تصویر کشی کی وعیدات بیان کیں اور خطاب میں حق وصداقت برملا بیان کیا۔

آج کی محفل میلاد شریف میں نعت خوانوں نے سندھی میں خوبصورت نعتیں اس انداز سے پڑھیں کہ ماحول میں کیف وسرور پیدا ہوگیا۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے اپنے سندھی خطاب میں ’’يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ‘‘ (الی آخرہ) کے ضمن مدلل ومحقق خطاب کیا دوران خطاب انہوں نے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کا ذکر جمیل نہایت عقیدت کے ساتھ کرتے ہوئے کہا کہ ان کا علمی وروحانی فیضان مختلف ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کے خطاب کے بعد فقیر کو تقریر کرنے کا کہا گیا مدینہ شریف کے اجتماع میں تقریر فقیر کے بس میں کہاں تاہم ’’وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَآءُوْكَ" الخ کے تحت بارگاہ نبوی میں حاضری کے بابت کچھ عرض ومعروض کیاتوذوق بن گیا۔بعدازاں فقیر کے عرض پرسائیں فقیرعلی نواز صاحب نے خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ محبوب کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات پرایسی صوفیانہ گفتگو کی کہ ہرآنکھ اشکبارتھی سندھ کے معروف صوفی شاعرولی کامل حضرت شاہ عبدالطیف بھٹائی اورسرائیکی کے صوفی بزرگ سالارقافلہ عشق حضرت خواجہ غلام فرید رحمہما اللہ کا عارفانہ کلام سناکر"راتیں بھی مدینے کی اورباتیں بھی مدینے کی" کا منظردوبالاہوگیا۔کیف ومستی کا عالم یہ تھاکہ وقت گذرنے کا احساس تک نہ ہوامحفل شریف کا اختتام سلام رضاپر ہوادعاکے بعددسترخوان پرانواع اقسام کی جنتی نعمتیں سجادی گئیں تمام شرکائے محفل نے خوب سیرہوکرلنگرکھایامگرمجال ہے کہ کوئی چیزختم ہوئی ہوسچ ہے کہ مدینہ منورہ کے دسترخوانوں پراللہ تعالیٰ جنت سے نعمتیں نازل فرماتاہے۔

☆۳ مارچ شب پیرشریف بعدنمازعشاء بابِ بلال اورباب مکہ کے درمیان بیٹھا تھاکہ لاہور کے الحاج محمداویس قرنی ملےمیرے حضورقبلہ والدگرامی کاذکربڑی محبت وعقیدت سے کیا۔

☆ **محمدیوسف کو اللہ تعالیٰ نے مدنی منّا عطاء فرمایا:** عزیزم محمدیوسف قادری اُویسی مدینہ منورہ میں ہمارے بہت پرانے میزبان ہیں شادی کے بعدمیرے حضورقبلہ والدگرامی علیہ الرحمۃ سے اولادکی دعاکرائی تواللہ تعالیٰ نے یکے بعددیگرے دوبیٹیاں عطاءفرمائیں فقیرجب مدینہ منورہ حاضرہوتاتویوسف بھائی اپنی گاڑی پرحضورسیدالشہداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں لے جاتے وہاں ہم ان کے بیٹے کے لیے دعاکرتے رہے آج بعدعشاءفقیرباب مکہ کے باہرمحترم عبدالحمید صاحب کے ساتھ حضورسیدالشہداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کاپروگرام بنارہاتھاکہ یوسف بھائی کافون آیاکہ آج اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹاعطاءفرمایاہے فقیرنے انہیں مبارک دی اورکہااس خوشی میں آج ہمیں فوراًحضورسیدالشہداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضورحاضری دینی چاہیے وہ گاڑی لائے ہم احدشریف کے دامن میں امیرِ مدینہ کے قدمین میں جاپہنچے۔خوب التجائیں کی جنتی پہاڑ (احدشریف) کے دامن میں ایسی خوشبودارہوائیں چلی ہوئی تھیں کہ دل ودماغ معطرہوگیا۔ویسے حضورسیدالشہداءرضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربارگوہربار میں ایسی لطیف سی خوشبوہروقت مہکتی رہتی ہے خدانصیب کرے حاضری ہوتوایسی خوشبوآپ کہیں بھی نہ پائیں گے۔

آج تقریباًرات ایک بجے فقیرباب البقیع کے باہرسنہری جالیوں پرنگاہیں جمائے سوالی بن کردامن پھیلائے کھڑاتھاکہ باب المدینہ (کراچی) حضرت علامہ سیدحمزہ علی قادری بھیگی آنکھوں کے ساتھ سلام پیش کرکے باہرآئے اورفقیرپرنگاہ پڑی توشفقت فرماتے ہوئے شرفِ ملاقات بخشااوروہیں کھڑے کھڑے آبدیدہ ہوکرکہاکہ حضرت علامہ اُویسی صاحب

بلاشبہ عارف عالم دین تھے سنہری جالیوں کی طرف رُخ کر کے کہا کہ آقا کریم ﷺ کا عشق ان کی رگ و پے میں شامل تھا ساتھیوں کو گواہ بنا کر کہا جہاں کھڑا ہوں یہاں بھی اور تقریباً اپنی ہر فاتحہ میں حضرت اُویسی صاحب کو یاد کرتا ہوں فقیر کو مخاطب کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں کہاں ملا دیا قدمین شریفین میں ملاقات حضرت اُویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادوں کی سبب بنی فقیر بھی اشکبار رہا کہ آج سے چند سال قبل انہیں ویل چیئر پر بیٹھا کر مواجہہ شریف سلام پیش کر کے بارہا مرتبہ اس باب البقیع شریف سے باہر آنا ہوتا تھا آج باہیں (بازو) ترستی ہیں کہ کاش پھر سے وہ سعادت نصیب ہوں مگر ....؟

سنے کون قصہ درد دل میرا غمگسار چلا گیا

جب یہ الفاظ لکھنے اپنے روم میں بیٹھا تو آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری رہی۔

﴿ماشاء اللہ وہ بہت بڑے صوفی تھے﴾

گذشتہ دنوں حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد کرم اللہ الٰہی دلبر سائیں (ماتلی شریف) سے ان کے فندق میں مدینہ منورہ کے اصل باسی ملنے کے لیے تشریف لائے انہوں نے کمال شفقت فرماتے ہوئے مجھے فون کیا کہ کچھ اہلِ مدینہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں فقیر حاضر ہوا محترم علامہ غلام شبیر المدنی کے آفس میں ملاقات ہوئی دلبر سائیں نے میرے حضور قبلہ والد گرامی کا تعارف تو پہلے کرا رکھا تھا انہوں نے فقیر سے سلسلہ عالیہ اُویسیہ کے متعلق استفسار کیا اور میرے قبلہ والد گرامی کی دینی خدمات کے حوالے سے کچھ تعارف چاہا فقیر انہیں بتاتا رہا اور حضرت دلبر سائیں اور شبیر ترجمانی کرتے رہے تعارف کے بعد فرمایا ماشاء اللہ وہ بہت بڑے صوفی تھے کیونکہ اتنا بڑا کام اہلِ تصوف ہی کرتے ہیں اور صوفیاء کرام کے حوالے سے ایسی پیاری باتیں کیں کہ ہم حیران رہ گئے بتا رہے تھے مدینہ منورہ میں جو قدیم عرب ہیں وہ عقیدتوں اور محبتوں سے سرشار ہیں مگر حکومتی مجبوریاں ہیں فقیر کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ کو یہاں مدینہ منورہ کا مقیم ہونا چاہیے فقیر نے کہا کہ

بھلا باغ جنت کو وہ کیا کرے گا جسے یار کا آستانہ ملا ہے

شبیر بھائی سے کہا ان کے اقامہ کا بندوبست کریں انہوں نے جواباً کہا آپ اہلِ مدینہ ہیں آپ کے لیے تو کوئی مشکل نہیں بہر حال دیر تک محبتوں کے تبادلے ہوتے رہے۔ جاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم دلبر سائیں کے دنیا میں کفیل ہیں اور یہ آخرت میں ہمارے کفیل ہیں۔

(بقیہ احوال آئندہ شمارہ میں)

﴿زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے﴾

افاضات: حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہٗ

وہ دل دل ہی نہیں جسے محبوب کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے کی تمنا نہ ہو سچ ہے کہ ۔ دل دیا حُبِ حبیبِ کبریا کے واسطے ۔ مؤمن ہے ہی وہی جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تمنا میں ہر جتن اور حیلہ کرے کتنے دل ہیں جو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں میں سرشار ہیں کتنی خوش نصیب ہیں وہ آنکھوں جو محبوب کے دیدار کی تمنا میں برستی ہیں تو آیئے دیدار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہم کوشش کریں اس سلسلہ میں حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کا لکھا ہوا یہ مضمون ان کی کتاب ''زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے'' سے لیا گیا ہے۔اس کی ترتیب کی سعادت فقیر کو مدینہ منورہ میں حاصل ہوئی۔

(مدینے کا بھکاری: محمد فیاض اُویسی ۳ جمادی الاُولیٰ ۱۴۳۵ھ شب منگل صبح ۵ بجے)



آدابِ زیـــــارت: زیارتِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا ایک نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ ہے اوراس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب (بخشی گئی) ہے۔ **ولنعم ماقیل:**

ایں سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہوگئیں البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ درود شریف اور کمالِ اتباعِ سنت وغلبہ محبت پر اس کا مراتب ہوجاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزن نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لئے اس میں حکمت ورحمت ہے عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو یا ہجر؟

أريد وصاله ويريد هجری   فأترك ماأريد لما يريد

اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خوبی ہے اس کہنے والی کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اس کی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں۔

قال العارف الشیرازی:

فراق ووصل چه باشد رضائے دوست طلب که حیف باشد ازو غیر او تمنائے

یعنی عارف شیرازی فرماتے ہیں کہ فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔

اس سے یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ اگر زیارت ہوگئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہوگی کیا خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معناً مہجور اور بعض صورۃً مہجور جیسے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وہ معناً قرب سے مسرور تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی لیکن اپنے کفر ونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے جیسے ابوجہل و دیگر کفار مشرکین اور منافقین۔ اسی لئے زیارت ہوجائے تو زہے نصیب ورنہ اپنی کوتاہیوں کو مدنظر رکھ کر سرخم کر کے راضی برضا ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں محبوب کریم نے ہماری بہتری کو مدنظر رکھ کر اس سے بڑھ کر کسی اور عطاو انعام کا ارادہ فرمایا ہو۔

انتباہ: اگر زیارت نصیب ہوجائے تو ہر ایک کو نہ بتاتا پھرے بلکہ کسی کے سامنے ظاہر بھی نہ کرے ورنہ پھر زیارت نہ ہوگی۔

چند آداب: ☆ دل میں شوقِ زیارت کا غلبہ اور سچی طلب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنتوں کے اتباع کا اہتمام اور خلافِ سنت سے احتراز ضروری ہے۔

☆ طہارتِ ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال ہو۔

☆ اخلاقِ ذمیمہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، حرص، حسد، بغض، تکبر سے پرہیز کیا کریں۔

☆ اول رزقِ حلال وصدق مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلاضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں اور خوشبو کا استعمال کیا جائے اور بدبودار چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

☆ وظیفہ کرتے اور اس کے لئے سونے کے وقت مخصوص کپڑے ہوں جو سفید اور صاف ستھرے ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت سے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہی فیضیاب ہوئے جس کی بدولت ان کا درجہ اولیاء اللہ سے بڑھ کر ہے خواہ وہ کتنے ہم عظیم المرتبت اور بلند وبالا ہوں ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نورِ باطن وتصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جدوجہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے یہ سعادت پاتے ہیں۔

قومے بجدو جہد گرفتند وصل دوست

یعنی قومیں اپنی کوشش محنت سے وصل یار سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔

اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے جاتے ہیں۔

آدابِ وظائف زیارت: چونکہ زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وظائف درود و سلام پر مشتمل ہیں اسی لئے یہاں بھی آداب بجالائیں جو عموماً درود شریف کے متعلق آداب مشہور ہیں یہاں چند آداب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ درود شریف میں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے ساتھ شروع میں سیدنا کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔

''درمختار'' میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اسی لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی عین ادب ہے۔

☆ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر لفظ مولانا بھی عین ادب ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑے پاک وصاف رکھے، خوشبو میسر ہو تو استعمال کرے۔

☆ درود شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و ازواج اور اصحاب کا ذکر ہونا چاہیے۔

☆ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر باوضو پڑھنا عین ادب ہے اور نور علیٰ نور ہے بالخصوص زیارت کے مشتاق کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ غسل کر کے ورد و وظیفہ کا آغاز کرے ورنہ وضو تو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھے۔

هزار باربشویم زبان بمشك و گلاب

هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یعنی مشک و گلاب سے ہزار بار مرتبہ منہ دھوؤں پھر بھی آپ کا نام لینا کمال بے ادبی ہے۔

بہترین طریقہ: طالب ومشتاقِ زیارت کے لئے ضروری ہے کہ وضو کرے ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور قبلہ رو دوزانو بیٹھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کرے اور یہ خیال کرے کہ آپ سرکار کریم ﷺ سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں نہایت تعظیم اور ہیبت و جلالت شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیا سے آنکھیں جھکائے رکھے اور یقین رکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں۔

''واللہ جلیس من ذکرہ'' یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت غایت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی ہے اگر تو یہ نہ کر سکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی

ہوتو اس کا تصور دل میں جمالے کہ روضہ پر حاضر ہوں اور حیاء وادب سے صلوٰۃ وسلام عرض کررہا ہوں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تیرے لئے جلوہ فگن ہوجائے۔ یہ بھی نہ ہوتو ہمیشہ صلوٰۃ وسلام پڑھتا رہ یہ تصور قائم کرتے ہوئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرا درود وسلام سنتے ہیں نہایت توجہ، ادب، حضورِ دل اور کامل حیاء سے پڑھتا رہے۔ خواہ تکلف سے استحضار (پوری توجہ) کرے عنقریب ہی تیری روح اس سے الف پذیر ہوجائے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے تشریف فرما ہوں گے آنکھوں سے تو آپ کو دیکھے گا اور آپ سے عرض ومعروض کرے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیری عرض سنیں گے اور تجھ سے بات چیت کریں گے اور تجھ سے خطاب کریں گے اور ایسا نہ کرنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے یا آپ پر درود وسلام عرض کرے اور اس حالت میں تو مشغول کسی غیر کی طرف ہو تو تیرا صلوٰۃ وسلام بے روح جسم ہوگا کیونکہ ہر نیک عمل جو بندہ کرے جب وہ حضورِ دل سے ہوتو وہ عمل زندہ ہے اور جو غفلت سے ہو دل کسی غیر کی طرف لگا ہوا تو وہ مردہ کی مانند بے جان ہوتا ہے۔ اب اولیاء کاملین کے مجرب اوراد لکھتے ہیں جو سہل ہوا سے عمل لائیں۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص طہارت سے مندرجہ ذیل درود شریف کثرت سے پڑھے گا وہ یہ سعادتِ زیارت پائے گا۔ (وہ درود شریف یہ ہے)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ"

فائدہ: اس کے لئے طاق دفعہ کا ہونا اور ذیل کے درود کا اضافہ افضل ہے۔

موصوف نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ درود شریف پڑھے گا مجھے خواب میں دیکھے گا۔

اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الأرواح اللھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الأجساد

اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور

جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ پانچ جمعہ تک جو پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ضرور مشرف ہوگا۔ (وہ درود شریف یہ ہے)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ"

درود شریف شاہ ولی اللہ قدس سرہ: آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَاٰلِہٖ و بارك وسلم"

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو آپ نے اس کو پسند فرمایا۔

انتباہ: اگر زائر کے نصیب میں ہوگا تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

درود شریف آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف (ہند):

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے درود شریف کے خواص و فضائل بہت لکھے ہیں خصوصاً زیارت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب ہے اگر کوئی شب جمعہ کو باطہارت بحضورِ قلب ایک ہزار بار درود شریف پڑھے تو جمال و کمال حضرت سید عالم ﷺ سے مشرف ہوگا جو کوئی اس کو صبح و شام سو بار پڑھے کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا اور روزی اس کی فراخ ہوگی اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

وظیفہ شیر ربانی: حضرت میاں شیر محمد (شیر ربانی) شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تمنا کی تو آپ نے فرمایا نمازِ عشاء کے بعد چار سو بار درود شریف خضری "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سیدنا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ" پڑھ کر کسی سے کلام کیے بغیر سو جا انشاء اللہ تعالیٰ تم کو گوہر مقصود مل جائے گا اس کا میں نے آٹھ روز تک یہ عمل کیا اور گوہر مقصود پالیا۔ (خزینہ معرفت)۔

حضرت شبلی قدس سرہ کا وظیفہ: امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد قدس سرہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ آئے ان کو دیکھ کر حضرت ابو بکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی مجنوں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو سید المرسلین ﷺ کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھ کو رحمۃ اللعالمین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی میں نے دیکھا کہ شبلی (قدس سرہ) حاضر ہوئے تو آپ

کھڑے ہوگئے اوران کی پیشانی پر بوسہ دیا میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہرنماز کے بعد (سورۃ توبہ کی آخری دوآیات) "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ" پڑھتا ہےاوراس کے بعد تین مرتبہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ سیدنا یَا مُحَمَّدُ ،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سیدنا مُحَمَّدُ،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سیدنا مُحَمَّدُ"۔

پڑھتا ہےاس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہےاس کے بعد یہ آیت "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ" پڑھتا ہے۔(القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ،باب الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصلاۃ وعقبھا،صفحہ ۲۵۱و۲۵۲)

فائدہ: آج کل اہلِ سنت کے اکثر فدایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے۔

جوشخص شب جمعہ دورکعت نفل پڑھےاور ہررکعت میں فاتحہ کے بعد ۲۵بارسورۂ اخلاص پڑھےاور سلام کے بعد ایک ہزار بار پڑھے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" انشاءاللہ وہ خواب میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا(اس طرح تین جمعہ کرے)۔

جوشخص پاک بستر اور پاک کپڑوں میں غسل کرکے خوشبو لگا کر ذیل دعا پڑھ کر سویا کرے اسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔وہ دعا یہ ہے

"اللھم انی أسألك بجلال وجھك الکریم أن ترینی فی منامی وجہ نبیك محمد رؤیۃ تقر بھا عینی وتشرح بھا صدری وتجمع بھا شملی وتفرج بھا کربتی وتجمع بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم لا تفرق بینی وبینہ یوم القیامۃ أبداً یا ارحم الراحمین"

"شرعۃ الاسلام" میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ جس کو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا اشتیاق ہواس کو چاہیے کہ درودشریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہےتو اس کی امید برآئے گی۔

"اللھم رب الحل والحرم ورب البیت الحرام ورب الرکن والمقام ابلغ لروح سیدنا ومولانا محمد منا السلام"،اورحضرت سعید بن عطا سے مروی ہے کہ جوشخص پاک سبز کپڑے پہن کر سوئے اور سوتے وقت مذکورہ دعا پڑھےاوراپنے دائیں ہاتھ کا سرہانہ بنا کر آرام کرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پائے گا۔

"شرح شرعۃ الاسلام" میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز اور چار رکعتیں

پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد (سورۂ والضحیٰ، الم نشرح، انا انزلنا، اذا زلزلت) ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو بار استغفر اللہ، ایک سو بار درود شریف اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" یک صد بار پڑھے تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

زیارت کا آسان طریقہ: علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "حیوۃ الحیوان" میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ پینتیس مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت سے مدد فرماتا ہے اور شیطان کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے گی۔

درود شریف: "اللھم صل علی سیدنا محمد الذی ملاء ت قلبه من جلالك و عینه من جمالك فاصبح فرحا مسرورا مؤیدا منصورا وعلیٰ آلہٖ وسلم تسلیما والحمدللّٰه علیٰ ذلك"۔

یعنی اے اللہ رحمت فرما ہمارے سردار محمد پر جس کا دل تو نے اپنے جلال سے اور ان کی آنکھیں اپنے جمال سے بھر دیں پس ہوگئے آپ خوش وخرم مدد یافتہ تائید یافتہ اور آپ کی آل اصحاب پر خوب سلام بھیج اور اس پر اللہ کی حمد ہے۔

فائدہ: "شرح المنہاج" دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی آخری دفعہ عرض کی یارسول اللہ آپ پر کون سا درود شریف پڑھنا افضل ہے تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔

درود تاج شریف: بہت سے اولیاءِ کرام کا آزمودہ اور مجرب ہے کہ اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہش مند ہو تو نوچندی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلاناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جائے اور آدھی رات کے وقت باوضو ہو کر چالیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نمازِ صبح کے ہمیشہ یہ وظیفہ جاری رکھے۔ (چونکہ درود تاج عام مطبوع مل جاتا ہے اسی لئے نہیں لکھا گیا۔ اُویسی غفرلہ)۔

درود فاتح: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ

وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ "۔

یعنی اے اللہ رحمت اور سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر جو بندشوں کو کھولنے والے اور حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے اور تیرے سیدھے راستہ کے رہنما اللہ کی رحمت ہو آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ان کی قدر اور مقدارِ عظیم کے مطابق۔

یہ درود شریف حضرت شیخ شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں۔ سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں اس درود شریف کو ایک دفعہ پڑھے گا تو دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جو شخص چالیس روز متواتر پڑھے گا تو اللہ رحمٰن ورحیم اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جو شخص خمیس کی رات یا جمعہ یا پیر کو ایک ہزار دفعہ پڑھے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا مگر پڑھنے سے پیشتر عود کو سلگائے اور چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں "سورۂ قدر" اور دوسری میں "سورۂ الزلزلۃ" اور تیسری میں "سورۂ الکافرون" اور چوتھی میں معوذتین پڑھے۔

آسان درود شریف: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ "۔

پڑھنے کا طریقہ: شب جمعہ دو رکعتیں پڑھی جائیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار " آیۃ الکرسی" ایک بار اور "سورۂ اخلاص" پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے ہر شب اسی پر عمل کرے دوسرے جمعہ تک اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

صلوٰۃ الخضر: یہ نماز بزرگوں سے منقول ہے جس کو صلوٰۃ خضری کہا جاتا ہے اور اس کو امام حافظ نسفی نے کتاب "فضائل اعمال" میں نقل کیا ہے کہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار "سورۃ انا انزلنا" دس بار پڑھے اور رکوع سے پہلے پندرہ بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے پھر رکوع میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" کہنے کے بعد تین بار تسبیح مذکور کہے پھر قومہ میں کھڑے ہو کر تین بار تسبیح مذکور کہے پھر سجدہ میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنے کے بعد پانچ بار تسبیح مذکور پڑھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان تسبیح نہیں پڑھی جائے گی اس طرح سے باقی تین رکعتیں ادا کی جائیں۔ پھر سلام کے بعد "سورۂ انا انزلنا" دس بار پڑھ کر تسبیح مذکور ۳۳۱ بار پڑھے اور یہ دعا پڑھے

"جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَاهُوَاَهْلُهٗ"

حافظ نسفی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ پڑھے گا وہ ضرور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اس کی حاجتیں پوری ہوں گی اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

دیگر: بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کو دو دو رکعت میں سلام میں پھیرتے رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ "سورۂ فاتحہ" اور تین مرتبہ "سورۂ اخلاص" پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھ کر ہر رکعت میں ایک بار "سورۂ فاتحہ" اور سات مرتبہ "سورۂ اخلاص" نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات مرتبہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ" پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا اور یہ دعا پڑھ "یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والإکرام یا إلہ الأولین والآخرین یا رحمن الدنیا والآخرۃ ورحیمھما یا رب یا رب یا رب یا اللہ یا اللہ یا اللہ" اور پھر اسی حال میں ہاتھ اُٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑا ہو کر پھر یہی دعا پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔(احیاء علوم، جلد۱، صفحہ ۲۰۲)

درود مشکل کشا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ"۔

یعنی اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے سردار پر بیشک میرے حیلے تنگ ہو گئے ہیں یا رسول اللہ میری امداد فرمائے۔

فوائد: شیخ احمد حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مفتی دمشق علامہ حامد آفندی عمادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دمشق کے بعض وزیروں نے مجھے گرفتار کرنا چاہا اس وجہ سے میں نے رات بڑی پریشانی میں گزاری۔ میں نے خواب میں اپنے آقا و مولا سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس کو پڑھو اللہ تعالیٰ سختی و مصیبت کو دور فرما دے گا۔ میں نے بیدار ہو کر اس درود پاک کو پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ کریم

نے میری سختی اور پریشانی دور فرمادی۔

ابن عابدین فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے شیخ محمد شاکر عقاد قدس سرہ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک دفعہ کچھ پریشانی لاحق ہوئی میں راستہ چلتے ہوئے اس درود شریف کو بار بار پڑھنے لگا۔ ابھی سو قدم چلا ہوں کہ پریشانی دور ہوگئی اور خود ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک فتنہ عظیم برپا ہوا میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو کی مقدار ہی پڑھا ہوگا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ فتنہ ختم ہوگیا ہے۔

پیر طریقت دیوبند کا وظیفہ: حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیارت کا وظیفہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' کی داہنے اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ'' کی بائیں اور ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ'' کی ضرب دل پر لگائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مثالیہ کا تصور کرکے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف ''یا احمد'' اور بائیں طرف ''یا محمد'' اور ''یارسول اللہ'' ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔ دونوں حوالہ کے لیے ملاحظہ کریں۔ (کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، صفحہ ۴۵ و ۶۱ مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی)۔

فائدہ: یہ تھا پیرو مرشد کا عمل اب دیوبند کے مفتیوں کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے یارسول اللہ کہنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جو جواب دیا ملاحظہ ہو

سوال: درود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا جیسے ورد

یارسول اللہ انظر حالنا۔ یاحبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر ھم مغرق۔ خذیدی سھل لنا اشکالنا

جواب: ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ (کامل)، کتاب الایمان، صفحہ ۲۰۶)۔

کچھ سمجھا آپ نے: شیخ طریقت اور رہبر حق نے زیارت کا قیمتی وظیفہ فرمایا لیکن مرید نے لکھ دیا کہ ایسی ندا و پکار مکروہ ہے اس سے نتیجہ نکالئے کہ مرشد جس بات کو ایمان بتاتے ہیں اسے مرید مکروہ کہتے ہیں اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ مرشد کامل کی بات مانیں یا مرید کی۔ (مزید تفصیلات کے لیے حضور فیض ملت کی کتاب ''زیارت رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرب وظیفے" کا مطالعہ کریں)۔

﴿حضرت الشیخ الجامع علامہ غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ﴾

محمد فیض الحسن بختیار نعمانی میاں (سجادہ درگاہ الشیخ الجامع)

گذشتہ دنوں حضرت پیر طریقت رہبر شریعت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ صاحب زیب درگاہ مہر آباد شریف مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ لودھراں کی ذاتی کاوش پر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں عظیم عالمِ دین، مجاہد تحریک ختمِ نبوت حضرت علامہ غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے "شیخ الجامع سیمینار" ہوا جس میں علماء و مشائخ اور ممتاز علمی اسکالرز پروفیسرز مقالہ نگار حضرات نے ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مقالہ جات پیش کئے ہماری موجودہ نسل کو اسلاف کا تعارف کرانا ضروری ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کی صحیح راہیں متعین کر سکیں مذہبی حلقوں نے حضرت شاہ صاحب کی اس عظیم کاوش کو بہت سراہا۔ ادارہ "فیضِ عالم" حضرت الشیخ الجامعہ کا قبل ازیں اپنی اشاعتوں میں تعارف شامل کرتا رہا اب کی بار چونکہ سیمنار کی مناسبت سے حضرت صاحبزادہ علامہ فیض الحسن نعمانی میاں کا مضمون میں شامل اشاعت ہے۔ (ادارہ)۔

ولادت: عالمِ اسلام کے عظیم عالمِ دین حضرت علامہ غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ (موجودہ اسلامیہ یونیورسٹی) بہاولپور کی ولادت پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر ضلع گجرات چکوڑی شریف کے علاقہ میں ۱۸۸۶ء میں ہوئی۔ آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانہ سے ہے۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم وہیں اپنے پیدائشی گاؤں چکوڑی سے حاصل کی انہی دنوں حضور تاجدار گولڑہ فاتح مرزائیت قبلہ سیدنا پیر مہر علی شاہ قدس سرہ وہاں تشریف لائے تو آپ کو دیکھ کر استاد محترم سے فرمایا اس بچے پر خصوصی توجہ فرمائیں۔ آپ کی محبت کا اثر حضرت گھوٹوی کے ذہن پر ایسا ہوا کہ آپ کو حصولِ علم کا شوق ملتان لے آیا۔ ملتان میں بستی محمد پور گھوٹہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ علی پور کے علاقہ میں مزید حصولِ علم کے لیے تشریف لے گئے مگر پیاس علم پوری نہ ہوئی استاد جی سے آ کر عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ حصول علم کا شوق ہے جتنا کہ وہاں دیا جا رہا ہے۔

شوق علم کہاں لے گیا: علی پور سے آپ پیدل تن تنہا براستہ پاکپتن شریف عازم رام پور ہوئے تا کہ معقولات و منقولات میں درجہ انتہا کو پا سکیں۔ اثناء سفر رہگزار میں چند دن متواتر پانی و خوراک کے بغیر سفر کرتے

رہے۔قلت غذا کے سبب ناتواں ہو کر ویرانہ میں ہی بے ہوش ہو کر گر گئے ہوش آنے پر خود کو ایک نہایت تر و تازہ شاداب سرسبز باغ میں پایا جہاں قسم قسم کے پھل دار درخت پھلوں سے لدے تھے اور ان کے نیچے صاف و شفاف پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا نہا دھو کے غذا حاصل کرنے کے ارادہ سے درختوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمان مصطفیٰ کریم ﷺ یاد آیا کہ ''درختوں سے مت توڑو نیچے پڑے ہوئے پھل کھا لیا کرو'' چنانچہ سیر ہو کر آرام کی غرض سے لیٹے جب جاگے تو خود کو صحراء میں اسی جگہ پایا جہاں بے ہوش ہوئے تھے۔سفر کرتے رام پور پہنچنے تک نہ تو پیاس نے ستایا نہ ہی بھوک لگی۔ مدرسہ کے مدرسین و منتظمین نے ذہانت کا اندازہ کرلیا کہ یہ قابل و لائق طالب علم بہترین معلم بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تدریس: حصولِ تعلیم کے دوران ہی آپ نے تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اس طرح قیام و طعام وغیرہ کے اخراجات کا ایک باوقار ذریعہ حاصل ہوا۔ابتدا ہی میں آپ نے فنِ تدریس کے ذریعے قرآن و حدیث کے علوم و معارف کے بے بہا موتی چن کر طلباء میں بانٹنے۔آپ کے انوکھے انداز سے آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی ہندوستان کے مدارس و علمی حلقوں میں آپ کی مہارتِ تدریس کے چرچے ہونے لگے۔وہاں طویل عرصہ تک علم و عرفان کی خیرات بانٹنے کے بعد آپ ملتان تشریف لائے۔

ازدواجی زندگی: ملتان میں ہی آپ کی شادی کی تقریب ہوئی اللہ کریم نے آپ کو ایک فرزند عطا فرمایا مگر وہ جلد ہی داغ مفارقت دے گیا انہی دنوں حضور شہنشاہ گولڑہ علیہ الرحمۃ گھوٹہ تشریف لائے آپ کو ایک تعویذ دے کر فرمایا کہ آپ کو اللہ رب العزت بیٹا عطا فرمائے گا اس کا نام محمد رکھنا چنانچہ مردِ حق ولی کامل کی پیشنگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرزند ارجمند بخشا جن کا نام محمد عبدالحئ رکھا گیا جو بہت صاحبِ علم معقول و منقول تھے جامعہ اسلامیہ میں شیخ الفقہ اور بعد میں جامعہ نظامیہ لاہور میں شیخ الحدیث ہوئے راقم انہی کا فرزند ہے۔

بہاولپور میں آمد اور مناصب جلیلہ: نواب آف بہاولپور جو ایک راسخ العقیدہ عاشق رسول ﷺ اسلام دوست مسلم فرمانروا تھے سالارِ قافلہ عشق حضرت خواجہ غلام فرید کوریجہ رحمۃ اللہ علیہ (کوٹ مٹھن شریف) کے مرید صادق اور ان کے دامن کرم سے وابستہ تھے حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے بار بار اصرار پر بہاولپور میں عظیم اسلامی درسگاہ جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ کے اعلیٰ منصب اور ریاست میں مدارس عربیہ کے مہتمم اور ہائی کورٹ بہاولپور کے نگران کے عہدہ پر فائز ہوئے۔آپ سے قبل جو شخص ان امور کی ذمہ داری پر مامور تھا اس کے عقائد و نظریات اہلِ حق اہلِ سنت کے خلاف تھے اسی بناء پر حضور خواجہ صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہ شخص اہلِ اسلام کے لیے خطرناک ہے

۔نواب آف بہاولپور نے اسے برخاست کردیا۔(تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں حضور مفسرِ اعظم کا رسالہ مناظرہ بہاولپور ادارہ)۔

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں آپ کا اہم کارنامہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز عطا کیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی وہ یوں کہ ہائی کورٹ بہاولپور نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے غلام احمد قادیانی کی امت کو جنہیں مرزائی اور احمدی لاہوروغیرہ کہا جاتا ہے مسلمان فرقوں میں قرار دیا۔حضرت شیخ الجامعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ردفرمایا اور نواب آف بہاولپور کی خصوصی عدالت (سپریم کورٹ) میں رٹ دائر کی کہ مرزائی غیر مسلم اور کافر ہیں انہیں مسلم شمار کر کے ایک اسلامی فرقہ قرار دینا بذات خود کفر ہے۔اس مقدمہ پر ایک طویل عرصہ تک بحث ومباحثہ جاری رہا۔ بلاآخر حق کو فتح مبین ہوئی حضرت شیخ الجامعہ کی مخلصانہ کاوش سے سرور کونین سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عظمت خاتمیت میں شگاف ڈالنے والے کذّاب و دجّال غلام احمد قادیانی آنجہانی اور اس کی ذرّیت اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو قانونی طور پر عدالت کے ذریعے مرتدعن الاسلام اور کافر مبین قرار دیا گیا۔اس فیصلہ کی توثیق راولپنڈی اور جیمس آباد سندھ کی عدالتوں نے بھی کردی اور پھر قومی اسمبلی پاکستان میں قائد اہلِ سنت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی نوراللہ مرقدہٗ اوران کے مخلص ساتھیوں کی انتھک کوشش سے آئینی طور پر احمدی خواہ لاہوری فرقہ ہوخواہ قادیانی مرتد وکافر قرار دے دیا گیا۔

"الشیخ الجامع" کا خطاب: ایک مرتبہ مختلف علوم وفنون قدیمہ وجدیدہ کے مختلف مما لک سے تعلق رکھنے والے علماء کرام اور ماہرین کے سیمینار میں حضرت گھوٹوی نے پورے سیمینار کو چیلنج فرمایا کہ کسی بھی علم وفن کا ناقابل حل سوال پیش کیا جائے اور میں حل پیش کرونگا اور پھر میں اسی فن کا سوال پیش کرونگا کوئی بھی اسے حل کردے۔چنانچہ ایسے ہی کیا گیا حضرت نے وہ لانیحل (جو حل نہ ہوسکے) مسئلہ فوراً حل کردیا مگر سارا ہال آپ کے پیش کردہ سوال کو حل نہ کرسکا۔اس پر تمام علماء کرام و ماہرین فنون نے متفقہ طور پر آپ کو علوم عقلیہ ونقلیہ کا عظیم ترین عالمِ دین قرار دیتے ہوئے "الشیخ الجامع" کا خطاب دیا۔آپ نے تحریکِ پاکستان میں ایک خاموش مبلغ کی حیثیت سے بہت فعال کردار ادا کیا چنانچہ آپ جیسے جلیل القدر اولیاء عظام اور علماء کرام کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم مسلم کو نفاذِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان عطا فرمایا۔

سلسلہ بیعت: آپ کا روحانی سلسلہ حضور تاجدار گولڑہ فاتح مرزائیت قبلہ سیدنا پیر مہر علی شاہ قدس سرہ ملتا ہے۔آپ کو حضرت نے خلافت بھی عطا فرمائی۔ایک مرتبہ آپ اپنے مرشد کامل کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف سے

فارغ ہوکرمدینہ طیبہ بارگاہِ رسالت مآب سرورِ کائنات ﷺ میں حاضر ہوئے ۔ایک دن آپ اپنے مربی ومرشد کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں حاضر تھے کہ رسول کریم روف ورحیم ﷺ مع چند صحابہ کرام اوراپنے لاڈلے بیٹے سرکارغوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تشریف لائے آپ نے اپنے مرشد کی معیت میں قدم بوسی کا شرف حاصل کیا حضرت پیرمہرعلی نے اپنے جدامجد کی بارگاہ بیکس پناہ میں دست بستہ سلام عرض کیاتو مرید صادق حضرت گھوٹوی نے عرض کیا کہ میرا سلام بھی عرض کریں تو حضرت نے ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور شہنشاہ بغداد سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں اور یہ (غلام محمد گھوٹوی) میرا بیٹا ہے اس کا سلام اپنے جدامجد تاجدار کون مکاں سرورِ سروراں ﷺ کی بارگاہ عالی میں عرض کریں ۔حضور شہنشاہ بغداد نے حضرت گھوٹوی کا بازو تھاما اور رحمۃ للعالمین سیدالانبیاء والمرسلین ﷺ کے حضور عرض گذار ہوئے یہ میرا بیٹا مہرعلی اوراس کا بیٹا غلام محمد کا سلام قبول فرمائیں ۔سلام قبول فرمانے کے بعد حکم ہوا کہ ہم نے غلام محمد کو علم حدیث سے نوازا اسے چاہیے کہ لوگوں کو حدیث کی تعلیم دیا کرے ۔

اس کرم بالاکرم کے بعد حضرت الشیخ الجامع نے دیگر علوم وفنون کا درس بند کردیا تا دم آخر حدیث کا درس جاری رکھا۔آپ نے قیام پاکستان کے بعد ۲۷ ربیع الآخر دنیا فانی سے وداع (رخصت) فرمایا آپ کا مزار پرانوار آج بھی بہاولپور کے قدیم تاریخی قبرستان حضرت ملوک شاہ میں مرجع خلائق ہے جہاں یقیناً قسمت والوں کو فیض ملتا ہے۔

(صاحبزادہ فیض الحسن بختیار عرف نعمانی میاں)

﴿جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں بڑی گیارھویں شریف کی تقریب﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ نے بہاولپور میں جب سے جامعہ اُویسیہ رضویہ کی بنیاد رکھی تب سے تقریبات میں بڑی گیارہویں شریف نہایت اہمیت کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اس سال ۲۱ ربیع الآخر ۱۴۳۵/۲۲ فروری ۲۰۱۴ ہفتہ کو بعد نماز مغرب حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے مزار پرانوار جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں بڑی گیارہویں شریف کی تقریب مذہبی عقیدت و احترام سے منائی گئی۔ بعد نمازِ عصر جامعہ ہذا کے تمام کلاسوں کے طلباء، مدرسین اور قرب وجوار سے آئے ہوئے احباب نے ختمِ قرآن شریف کی سعادت حاصل کی اورختم قادریہ کاورد کیا گیا۔سیرانی مسجد اور جامعہ اُویسیہ کے ہال بندگانِ خدا سے کھچاکھچ پر تھے کہ بعد نمازِ عشاءتقریبِ سعید کا آغاز تلاوتِ کلام مجید سے اورنعت شریف کے بعد اہلِ سنت کے خطیب جامعہ ہذا کے فاضل مولانا قاری ظہوراحمد قادری خطیب میلسی نے نہایت مدلل ومحقق خطاب فرمایا۔آج کی تقریب کے مہمانِ گرامی حضرت

پیرطریقت رہبر شریعت قبلہ خلیل الرحمٰن شاہ دامت فیوضاتھم (عارف والا) تھے جو بغداد شریف سے حاضری کا شرف پا کر تشریف لائے جبکہ ملک کے معروف ثناء خوانوں نے وجدانی کیفیت میں گلہائے عقیدت بحضور سرورِ کونین ﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور سرکار سیدنا غوث الاعظم شہنشاہ بغداد کی بارگاہ میں منقبت پیش کی۔آخر میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام کے بعد ملک وملت کی سلامتی کے لیے دعا ہوئی۔

﴿دعائے مغفرت کی اپیل ہے﴾

حضرت پیرِ طریقت سید لیاقت علی شاہ صاحب یزمان بہاولپور گذشتہ ماہ انتقال فرماگئے۔

☆حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے بغداد شریف کے ہمسفر حاجی محمد اعظم صاحب بہاولپور گذشتہ دنوں فوت ہوئے۔

☆حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے مدینہ منورہ کے میزبان محترم الحاج ملک مختار احمد کلیار الحاج ملک اللہ بخش کالم نگار ''ماہنامہ فیض عالم بہاولپور'' (چھب کلیار نزد بہاولپور) کی محترمہ والدہ ماجدہ فوت ہوئیں۔

☆محترم شیخ محمد سرور اُویسی (اُویسی بکسٹال لاہور) کی محترمہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔

قارئین کرام سے مرحومین کے رفع درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی اپیل ہے۔

